فون نمبر ۹۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۶ شعبان ۱۳۸۸ھ ۱۹ نبوت ۱۳۴۷ہش ۱۹ نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۶۱

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مشرق بعید کے کامیاب دورہ کے بعد بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہل ربوہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا پُر خلوص و پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ — اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید مشرق بعید کا کامیاب تبلیغی دورہ کرنے کے بعد ۱۶ نبوت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۶۸ء کو ساڑھے آٹھ بجے شب بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے سرگودھا جانے والی بڑی سڑک پر لاریوں کے اڈہ کے قریب جمع ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا نہایت پُر خلوص و پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

آپ بنکاک سے ڈھاکہ ہوتے ہوئے ۱۶ نبوت پونے چھ بجے شام بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے۔ اور وہاں سے بذریعہ موٹر کار ۸½ بجے شب ربوہ تشریف لائے۔ جونہی آپ کی کار لاریوں کے اڈہ پر پہنچی تو سب سے پہلے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائم مقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔ دونوں نے آپ کو خوشنما ہار پہنا کر آپ کو صدر انجمن احمدیہ اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کی طرف سے پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ آپ نے باری باری ناظر و وکلاء صاحبان، اور کارکنان اور دیگر احباب سے جو آپ کے خیر مقدم کے لئے آئے ہوئے تھے مصافحہ و معانقہ کیا۔ پھر آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے قصر خلافت تشریف لے گئے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مشرق بعید کے دورہ پر جانے کے لئے ۹ اخاء کو ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے تھے۔ اسی روز آپ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز بنکاک تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ کوالالمپور اور پھر سنگاپور میں قیام فرمانے اور وہاں جماعت ہائے احمدیہ کا معائنہ فرمانے کے بعد ۱۶ اخاء کو انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے ۲۵ اخاء تک قیام فرمایا۔ وہاں اپنے قیام کے دوران آپ نے دعا اور ایک پُر اثر خطاب کے ساتھ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ علاوہ ازیں آپ نے وہاں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوعات پر مبسوط تقاریر فرمائیں نیز وہاں کے زعماء سے ملاقاتیں کر کے مشرق بعید میں تبلیغ اسلام کے نظام کو مضبوط کرنے اور اس میں وسعت پیدا کرنے کے بارہ میں تبادلۂ خیالات فرمایا۔ ۲۵ اخاء کو آپ فلپائن کے دارالحکومت منیلا تشریف لے گئے۔ اور وہاں تین دن قیام فرمانے کے بعد جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو پہنچے۔ وہاں آپ نے ۱۳ نومبر تک قیام فرما کر نئے تبلیغی مشن کے قیام کے امکانات کا جائزہ لیا اور وہاں کے مسلم زعماء سے ملاقاتیں کیں۔ وہاں سے آپ ہانگ کانگ اور بنکاک ہوتے ہوئے پاکستان واپس تشریف لائے۔ اس طویل اور نہایت مصروف دورے میں آپ نے مختلف ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں اور ان کی کماحقہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی وہاں کے احباب جماعت اور اسلام کا درد رکھنے والی دیگر اہم شخصیتوں سے وسیع پیمانے پر ملاقاتیں کیں نیز بعض نئے تبلیغی مشن قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کے اس وسیع تبلیغی دورہ کے ان ممالک میں اشاعت اسلام اور اس کے روز افزوں استحکام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے تا اسلام کے وہاں بھی غالب آنے سے خدائی وعدے ۴۴

۴۴ جلد از جلد پورے ہوں۔ نیز احباب محترم صاحبزادہ صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے۔ اور آپ کی مساعی کو اپنے فضل سے بارآور فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے سے فرق ہے لیکن ابھی درد کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

[redacted]

- ربوہ ۱۸ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عمل ضعف کی تکلیف کے باعث بہت ناساز رہی۔ آج صبح بھی ضعف زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

- کراچی ۱۶ نبوت (بذریعہ تار) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری پر تا حال نیم غشی کی حالت طاری ہے۔ نیز بے چینی بدستور ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

- لاہور (بذریعہ ڈاک) محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی میو ہسپتال کے ویسٹ سرجیکل وارڈ (بیڈ ۲۴) میں داخل ہیں۔ ایک ہفتہ قبل آپ کا پراسٹیٹ گلینڈ کا اپریشن ہوا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق اب آپ نے کچھ ٹہلنا بھی شروع کر دیا ہے، عام حالت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

- مکرم عبدالکریم صاحب خیکید ار بھٹہ گوجرانوالہ پر پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا ہے۔ علاج جاری ہے۔ پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ تو ہے۔ لیکن ابھی خاطر خواہ افاقہ اور مکمل آرام کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نبوت ۱۳۴۷ ہش

خلافت کا قیام

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۰ نومبر ۶۸ء میں عزیز ہندی ناظم تحریک خلافت کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے

"دین اسلام کا نظام حکومت بجز خلافت کے نظام حکومت کے اور کوئی شے نہیں ہے۔ اور ہم سوائے خلافت کے نظام حکومت کے اور کسی نظام حکومت کو پاکستان کے اندر قبول اور تسلیم نہیں کریں گے ...... میں نے تحریک خلافت کا آغاز کر دیا ہے۔ میں نے اسلامی نظام حیات کو اس کی پوری تفصیلات اور جزئیات کے ساتھ کتاب نظام و نظریہ خلافت میں قلم بند کر دیا ہے ... اب میں ایک مرتبہ پھر آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ ایک مجاہد فرزند اسلام کی طرح خلافت کے پرچم تلے کمربستہ ہو جائیں۔ کیونکہ پاکستان کی سرزمین میں سوائے خلافت زندہ باد کے اور کوئی نعرہ ملت اسلامیہ کے درخور قبول نہ ہوگا۔

(عزیز ہندی ناظم تحریک خلافت ۱۴۷ محمد شاہ سٹریٹ تاج پورہ شاہ باغ لاہور)

چنانچہ آپ نے تحریک خلافت کے نام سے ایک تحریک کا آغاز بھی کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک اسلامی ملک میں اسلامی قانون کے مطابق حکومت قائم ہونی چاہیئے اور ایسی حکومت خلافت ہی ہے کہ یہ راہ نمائی کر سکتی ہے۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں خلافت ایک انعام ہے جو اللہ تعالے اپنے وعدہ کے مطابق مومنوں کو خود عطا فرماتا ہے اور ایسی خلافت کسی تحریک کی محتاج نہیں بلکہ جب حقیقی طور پر مومن اپنے دلوں پر حکومت قائم کرلیں۔ تو ان کو بطور عطیہ کے اللہ تعالے خلافت سے نوازتا ہے۔

بادشاہی اور خلافت میں یہ فرق ہے کہ بادشاہی عام تکوینی قانون کے مطابق عطا ہوتی ہے لیکن خلافت تشریعی قانون کے مطابق صرف ان مومنوں کو عطا ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالے کے نزدیک وہ شرائط پوری کرتے ہیں جو آیہ استخلاف میں بیان ہوئی ہیں۔ دونوں میں دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اگرچہ خلافت اور بادشاہی جمع بھی ہو سکتی ہیں۔ یعنی جو خلیفہ ہو وہی بادشاہ بھی ہو۔ جیسا کہ خلفائے راشدین تھے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ خلیفہ بادشاہ بھی ہو۔ زمانہ کے حالات کے مطابق خلافت دین کے لئے تمکن فی الارض کا نام ہے۔ ایسی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خلافت راشدہ کے بعد مسلمان ایک مرکز سے الگ ہو گئے۔ اور ان میں بظاہر انتشار پیدا ہو گیا۔

یہ جو کچھ ہوا اس کی خبر احادیث میں پہلے ہی دی جا چکی تھی چنانچہ حدیث "خلافت علیٰ منہاج نبوت" میں اس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے اور حدیث مجدد دین میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ ہر زمانے میں دین کی تجدید کا کیا انتظام ہوگا۔

اس میں الٰہی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسلام ملک عرب سے نکل کر دور دور تک پھیلنا تھا۔ ایک طرف تو مسلمان بادشاہ ہوئے جنہوں نے فتوحات حاصل کر کے دائرہ وسیع کر دیا۔ اور دوسری طرف مجدد دین اور ان کی جماعتیں معلومہ دنیا میں دین اسلام کی تبلیغ کے لئے پھیلتی گئیں۔ اور اسلام کا پیغام دور دور تک پہنچ گیا۔ یہ سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ تاآنکہ دنیا کی تمام اقوام اسلام نہ قبول کرلیں۔ آج چونکہ تمام دنیا گویا ایک بڑے خاندان کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور ایسے وسائل پیدا ہو گئے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ تمام دنیا کے ممالک میں ہو سکتی ہے الا ما شاء اللہ اس لئے حدیث خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مطابق خلافت پر قائم کر دی گئی ہے جو ایک منظم طریق سے ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے تقریباً تمام دنیا کے ممالک میں اسلامی مشن کھول دیئے ہیں اور اسلام کا پیغام منظم طور پر دنیا کے تمام کناروں تک پہنچنے کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو اسلام پر جمع کیا جائے تاکہ تمام اقوام میں مؤثر طور پر اشاعت دین زور شور سے ہو سکے۔ ایسی صورت میں خلیفہ کے لئے لازمی نہیں کہ وہ کسی خطۂ ارض پر دنیوی حکومت بھی قائم کرے بلکہ ضروری ہے کہ خلافت دنیوی حکومت سے بالا رہے۔ تاکہ دنیا کی کسی حکومت سے اس کا تصادم نہ ہو۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر احمدیت کا پیغام میں اس کی افادیت کی پوری پوری وضاحت فرمائی ہے۔

"جب خلافت ترکیہ کو ختم کر دیا۔ تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے۔ اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی اور یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے۔ تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا۔ کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بے کار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائے گی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۴)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔

ان اسلام سے دور لوگوں کے نام "الفضل" جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

66

رمضان المبارک کے ضروری مسائل

قدرت نے انسان کی اصلاح کے لئے جو راہیں تجویز کی ہیں ان میں سے روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دنیاوی لحاظ سے جہاں روزہ شجاعت اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات کا موجب بنتا ہے وہاں روحانی لحاظ سے خود اللہ تعالیٰ اس کی جزاء بنتے ہیں۔ یعنی لقاء الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت چھ ماہ کے روزے متواتر رکھے۔ اس کے نتیجہ میں جو روحانی فیوض آپ پر نازل ہوئے ان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اسی اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گزشتہ انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مع حسین وعلی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ علاوہ ازیں انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آئے تھے جن کا بیان کرنا طاقتِ تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے تھے جن میں سے بعض چمکدار اور بعض سبز و سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور روزہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔"

غرض روزہ ایک ابدی اور فطری صداقت ہے جس میں بے شمار کمالات پوشیدہ ہیں اس لئے ہر آسمانی مذہب نے کسی نہ کسی شکل میں روزہ کو اپنے روحانی احکام کا جزو بنایا ہے اور اسلام کی تاریخ کا نقطۂ آغاز ہی روزہ ہے۔

"ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غارِ حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ ایک سال آپ اپنے دستور کے مطابق اعتکاف میں تھے کہ حضرت جبریل آپ کے پاس آئے اور پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی۔"

گویا ایک عظیم الشان کلام اور دائمی مذہب کی بنیاد جس عبادت پر رکھی گئی وہ روزہ تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک ایسا بابرکت سورج ہے جس کی شعاعیں انسانیت کی تکمیل کا باعث ہیں اور اس کی فرحت بخش حرارت حق کی تلاش کے بیج کو نمو عطا کرتی ہے اور ان شعاعوں کی روشنی میں ہی وہ بڑھتی پھلتی اور پھولتی ہے اور کٹھن راہیں آسان سے آسان تر نظر آنے لگتی ہیں۔ شہوات کے طوفان تھم جاتے ہیں۔ ظلمات کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور منزلِ مقصود یعنی تخلیقِ انسانیت کا مقصدِ اصلی بالکل صاف سامنے نظر آنے لگتا ہے۔

رمضان کے روزے کب فرض ہوئے

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان روزوں کے لئے وہی مہینہ انتخاب کیا جس میں آپ ہر سال اعتکاف کرتے تھے ۲ھ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا تم تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور فرقان اور ہدایت کی بیّنات پر مشتمل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اس میں روزے رکھے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اور روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا ..... روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے.... نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے.... اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہے ایک خاص ہماہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی اور ایک خاص ذوق و شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا رات کو جاگنا۔ کثرت سے نوافل پڑھنا۔ تراویح کا اہتمام کرنا۔ قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکرِ الٰہی کرنا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نمازِ تہجد اور سحری کھانے کے لئے اٹھ بیٹھنا انہی میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات انکا یہی معمول رہتا۔

روزہ کے احکام

رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔ یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور شوال کا چاند نظر آنے پر روزے ختم کرو اگر بادل کی وجہ سے معاملہ مشتبہ رہے اور چاند نظر نہ آسکے تو شعبان کے تیس دن شمار کرو۔ اسی طرح اگر شوال کے چاند میں یہ دقت پیش آئے تو رمضان کے تیس روزے پورے کرو۔

اگر ایک گاؤں کے لوگ چاند دیکھ لیں تو دوسرے گاؤں والے جنہوں نے چاند نہیں دیکھا چاند دیکھنے والوں کے مطابق عمل کریں۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو اور حالت مشتبہ ہو اور ایک شخص آکر گواہی دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگر انہی حالات میں عید کے چاند کے متعلق دو آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے عید کا چاند دیکھا ہے تو ان کی گواہی تسلیم کی جائے گی لیکن اس کے لئے صرف ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی شہادت کافی نہ ہوگی۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تقسیم حفاظِ جماعتِ احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

بابت ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء

نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	حافظ قرآن
۱۔	مسجد مبارک ربوہ ضلع جھنگ	حافظ محمد صدیق صاحب قاری
۲۔	دارالرحمت غربی ربوہ "	زیر تجویز
۳۔	دارالرحمت وسطی " "	حافظ قدرت اللہ صاحب
۴۔	دارالبرکات " "	حافظ عباس علی صاحب
۵۔	جماعت احمدیہ سرگودہا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۶۔	" " لائل پور	حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ
۷۔	" " شیخوپورہ	حافظ طالب حسین صاحب
۸۔	" " ساہیوال	حافظ مبارک احمد صاحب
۹۔	دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ	حافظ عبدالسمیع صاحب
۱۰۔	جماعتِ احمدیہ چنیوٹ " "	حافظ علم دین صاحب
۱۱۔	" " گوجرانوالہ	حافظ اللہ یار صاحب
۱۲۔	سیٹلائٹ ٹاؤن "	حافظ منور احمد صاحب
۱۳۔	دارالذکر ۔ لاہور	حافظ محمد شریف صاحب بھیروی
۱۴۔	مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ	حافظ محمد ابراہیم صاحب
۱۵۔	کرشن نگر لاہور	حافظ محمد اشرف صاحب
۱۶۔	اسلامیہ پارک ۔ لاہور	حافظ محمد یوسف صاحب آف چک ۱۵۲ شمالی۔
۱۷۔	جماعتِ احمدیہ گنج مغلپورہ ۔ لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب
۱۸۔	چک ۲۰ اسلام آباد ضلع گجرات	حافظ غلام محمد صاحب آف دریام
۱۹۔	سیالکوٹ	حافظ محمد یعقوب صاحب آف ربوہ
۲۰۔	ہوسٹل جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ	حافظ محمد امین صاحب
۲۱۔	اسلام آباد ۔ راولپنڈی	حافظ غلام حسین صاحب
۲۲۔	راولپنڈی	قاری حافظ فتح محمد صاحب
۲۳۔	پشاور	زیر تجویز
۲۴۔	کوئٹہ	زیر تجویز
۲۵۔	کھاریاں ضلع گجرات	حافظ عبدالرشید صاحب آف ننکانہ
۲۶۔	ایبٹ آباد	حافظ عطاء الحق صاحب
۲۷۔	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	حافظ عبدالخالق صاحب سیرانی
۲۸۔	شاہدرہ " لاہور	حافظ یقین محمد صاحب آف لاہور
۲۹۔	ملتان حسین آگاہی	حافظ عبدالکریم صاحب آف گلگشت
۳۰۔	سماعیلہ ضلع گجرات	سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی
۳۱۔	گوجر خاں ۔ راولپنڈی	قریشی محمد حنیف صاحب قمر
۳۲۔	ملتان چھاؤنی	حافظ عبدالمالک صاحب
۳۳۔	ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور	حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹی
۳۴۔	چک ۶۵/پ رحیم یار خاں	حافظ غلام محمد صاحب
۳۵۔	گھسیٹ پور ضلع لائلپور	حافظ محمد شریف صاحب
۳۶۔	میانی " سرگودہا	حافظ بشیر احمد صاحب
۳۷۔	خوشاب " "	حافظ عبدالکریم صاحب
۳۸۔	دوالمیال " جہلم	حافظ رفیق احمد صاحب گجراتی
۳۹۔	رحیم یار خاں	زیر تجویز
۴۰۔	کراچی	صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۴۱۔	دارالعلوم ربوہ	زیر تجویز

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مولوی عبدالمنان صاحب کاٹھ گڑھی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت چوہدری عبدالمنان صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ کاٹھ گڑھ ۱۰۔ نومبر ۱۹۶۸ء بوقت سات بجے شام اپنے گاؤں چک ۴۹۷ ننزد شورکوٹ رحلت فرما گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مورخہ ۱۲۔ نومبر کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد قطعہ صحابہ خاص بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۴ سال تھی۔ آپ حضرت مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کاٹھ گڑھی کے برادرِ اصغر تھے ۔ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر عین جوانی کے عالم میں بیعت کی تھی۔ آپ علاوہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہونے کے صاحب کشف و رؤیا بھی تھے۔

جماعتِ احمدیہ کاٹھ گڑھ کے سالہا سال تک امیر جماعت رہے اور احمدیہ پرائمری سکول احمدیہ گرلز سکول کاٹھ گڑھ کے ۱۹۴۷ء تک آنریری مینیجر رہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ چک ۴۹۷ ننزد شورکوٹ آباد ہوئے اور وہاں کی جماعت کے تازندگی پریذیڈنٹ رہے ۔ آپ کے چاروں بیٹے خدا کے فضل سے جماعت کے سرگرم کارکن ہیں اور ایک واقفِ زندگی ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھ گڑھی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ ہیں۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالجلیل خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

پی ڈبلیو ریلوے کوٹیشن نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشن مطلوب ہیں

۱۔ P3/53/4-68 ۔ ہوز کینوس ۔ آگ بجھانے کے کام کی ½۲ بور = ۲۴۶۶۰ فٹ ٹنڈر فارم کی قیمت = دس روپے۔ تاریخ فروخت فارم = ۱۶؍ نومبر ۱۹۶۸ء تا ۱۰۔ دسمبر ۱۹۶۸ء موصولی کی تاریخ = ۱۱۔ دسمبر ۱۹۶۸ء ۔

۲۔ P2/451/4-68 ٹربو جنریٹر مکمل = ۱۰۰ عدد ۔ ٹنڈر فارم کی قیمت = ۱۵ روپے تاریخ فروخت فارم ۱۸۔ نومبر ۱۹۶۸ء تا ۱۱ ؍ دسمبر ۱۹۶۸ء ۔ موصولی کی تاریخ = ۱۲۔ دسمبر ۱۹۶۸ء

۳۔ (SH) P7/229/4-68 رٹن انگٹس = ۹۵۲ ہنڈرڈ ویٹ ٹنڈر فارم کی قیمت = ۲۵/- روپے تاریخ فروخت فارم ۱۸۔ نومبر ۱۹۶۸ء تا ۱۱ ؍ دسمبر ۱۹۶۸ء ۔ تاریخ موصولی = ۱۲۔ دسمبر ۱۹۶۸ء

ٹنڈر فارم چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی سے جملہ ایام کار کو ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مل سکتے ہیں۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابلِ غور ہوں گی۔

INF (L) 3155

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن ۔ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ڈیرہ غازی خاں کے مقام پر ۲۶ یونٹس کلاس III اور ۴ یونٹس کلاس IV سٹاف کوارٹروں کی تعمیر کے لئے نیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء / جنرل کی اساس پر پرسنٹیج ریٹس کے ٹنڈر مطلوب ہیں ۔ ورکس کی تخمینی لاگت ۳,۲۰,۰۰۰/- روپے ہے۔ زرِ امانت ۶۴۰۰/- روپے اور تکمیل کا عرصہ چھ ماہ ہے۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بقیمت ۴/- روپے نقد فی سیٹ دفاتر چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور یا ایگزیکٹو انجینئر (ریلوے کنسٹرکشن نمبر ۲) پی ڈبلیو ریلوے ڈیرہ غازی خاں سے ۱۶/۱۱/۶۸ تا ۳۰/۱۱/۶۸ خریدے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر ۲/۱۲/۶۸ کو کھولے جائیں گے

INF (L) - 3156

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

قسط ۲

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

(مرسلہ مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد)

(۷)

محترمہ اختر النساء صاحبہ ـ کوئٹہ سے تحریر کرتی ہیں :۔

"حضور کی دعاؤں کے طفیل مجھے توفیق مل رہی ہے ۔ کہ میں وقف عارضی کے دو ہفتے گذار رہی ہوں اور تیسرے ہفتے میں ہوں۔ پانچ لڑکیاں اور دو عورتیں قرآن پاک پڑھ رہی ہیں اور نماز باترجمہ سیکھ رہی ہیں ایک چھوٹا لڑکا قرآن پاک ناظرہ سناتا ہے"

(۸)

محترمہ خالدہ پروین حکیم نذیر احمد صاحب ریحان لکھتی ہیں :۔

"حضور! ایام وقف میں ایک عجیب سا روحانی اور مسعود زندگی گذارنے کی توفیق ملی۔ علی الصبح نماز کے بعد جلد جلد اپنے گھریلو کاموں سے فراغت کے بعد درس کی تیاری کرنی ہوتی تھی اور اپنے بچوں کو بھی بھیجتی اور خود بھی مستورات کو اکٹھا کرنے کے لئے گھر گھر چل پڑتی تھی پھر نمازوں کی بروقت اور باقاعدہ ادائیگی کی بھی توفیق ملتی رہی ۔ دعاؤں میں بھی خاص لطف آتا تھا ۔ ایام وقف کی برکات اور لذت کچھ عجیب سی ہے دل چاہتا ہے کہ سال میں دوسری دفعہ بھی موقعہ ملے انشاء اللہ جلد ہی دوبارہ وقف کی درخواست کروں گی "

(۹)

مکرم حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں :۔

"میرے آقا! آپ کی تحریک وقف عارضی خدائی تحریک ہے جو دین و دنیا کی برکت کا موجب ہے۔ گزشتہ دنوں خاکسار کی اہلیہ اور میرے لڑکے ماسٹر محمد شریف کی بیوی . . . . . بیمار ہو گئیں خاکسار بڑا پریشان تھا کہ کسی ہسپتال میں داخل کراؤں کیونکہ ایسی مریضہ کا کسی دوسری جگہ لے جانا از حد مشکل ہے اللہ تعالیٰ نے تحریک وقف عارضی کی برکت سے غیبی سامان کر دیا اور محترم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم بی بی ایس چک ۶۵ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں بہ وقف عارضی کے سلسلہ میں تشریف لائے تو خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کی تو انہوں نے کوئی ہمدردی سے ۲ میل کا فاصلہ طے کر کے مریضوں کو خود آ کر دیکھا اور علاج میں ہر طرح سہولت بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(۱۰)

مکرم خلیل احمد صاحب تاندلیانوالہ سے لکھتے ہیں :۔

"میرا کاروبار اس قسم کا ہے کہ ایک دن بھی گھر سے نکلنا مشکل تھا کیونکہ چک ۱۲۱ ج ب میں میری پریکٹس ہے اور تاندلیانوالہ میں گیدڑی بازار میں میری دکان ہے جو کہ صرف اکیلا میں چلا رہا ہوں ۔ خدا تعالیٰ کا یہ مجھ پر ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس قدر مصروفیت کے باوجود مجھے وقف عارضی میں شمولیت کی توفیق مل گئی "

(۱۱)

محترم ڈاکٹر محمد خاں صاحب چک ۱۰ رحیم یار خاں تحریر کرتے ہیں :۔

"خاکسار جب گھر سے چلا تھا میرے دھان وغیرہ پکے ہوئے تھے اور ابھی کئی کاشتکاری کے کام یعنی تو ریا برسیم وغیرہ کی کاشت ان دنوں میں ہوتی ہے سب کو حوالہ خدا کر کے یہاں آ گیا ہوں ۔ پیارے آقا یہاں آ کر جو روحانی کیف اور سرور حاصل ہو رہا ہے وہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کر رہا ہوں کہ مجھے زندگی بھر حاصل نہ ہوا تھا"

(۱۲)

مکرم محمد اسلم صاحب شاد ایم اے لکھتے ہیں :۔

"حضور نے وقف عارضی کی تحریک جاری فرما کر جماعت پر بہت بڑا احسان کیا ہے ۔ ہم نے ان ایام سے بہت فائدہ اٹھایا ۔ دعاؤں کا موقعہ ملا ۔ احمدی بھائیوں سے واقفیت ہوئی ۔ ایک دوسرے کے لئے محبت اور ہمدردی بڑھی چنانچہ جب ہم واپس روانہ ہونے لگے تو تمام دوستوں نے بڑے خلوص اور محبت سے ہمیں رخصت کیا ۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو رہی تھی ان لوگوں کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اور ہماری آنکھیں بھی نمناک تھیں میں یہ سوچ رہا تھا کہ واقعی یہ الٰہی تحریک بڑے گہرے مقاصد اپنے اندر لئے ہوئے ہے ۔ انفرادی اور جماعتی تربیت کے علاوہ احمدی بھائیوں میں محبت اور ہمدردی بھی بڑھ رہی ہے"

(۱۳)

مکرم قریشی طاہر احمد صاحب لکھتے ہیں :

"خاکسار کی رہائش کے لئے مسجد سے ملحق کمرے میں انتظام ہے خاکسار اپنا کھانا تینوں وقت خود ہی تیار کرتا ہے ۔ جس سے ایک تو خرچ کم ہوتا دوسرے کھانا بھی اچھا رہا اور کسی احمدی دوست کو بھی پکانے کی تکلیف نہیں ہوتی ۔

اس سے قبل خاکسار کبھی بھی اتنی دیر کے لئے گھر سے باہر نہیں رہا ۔ اور نہ ہی عادت ہے ۔ مگر یہاں آ کر دل کو کچھ اس قسم کا سکون اور تسلی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ گھر سے باہر آیا ہوا ہوں سارا دن مصروفیت میں ہی گذر جاتا ہے اگر بچوں کو پڑھانے سے وقت ملتا ہے تو کھانا پکانے میں مصروف ہو جاتا ہوں ۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت فضل ہے"

مکرم شریف احمد صاحب کرونڈی سے لکھتے ہیں :۔

"اس سارے عرصہ میں تمام قسم کا کھانا خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا گیا مقامی جماعت کے بہت زیادہ اصرار کے باوجود بھی خود تیار کیا ۔ جس میں ایک خاص قسم کا سکون اور راحت محسوس ہوتی تھی ۔ برتن وغیرہ بھی خود گھر سے لے کر گئے تھے بہر حال یہ عرصہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کی روحانیت میں ترقی کا عرصہ ہے ۔ انسان کو اپنی تمام قسم کی مصروفیات سے علیحدہ ہو کر اپنے خدا کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے ۔ جس کے نتائج خدا کے فضل سے بہت اچھے نظر آ رہے ہیں"

مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب سابق مبلغ امریکہ تحریر کرتے ہیں :۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہ ہدایت فرمائی تھی کہ "جہاں کہیں فتنہ ہو ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہاں جا کر دوسروں کو سمجھائیں اور اس کو دور کریں ۔ اس کے لئے اپنی عقلوں اور علموں پر بھروسہ نہ کریں ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی توفیق اور فضل کو مقدم کریں ۔ اور اس کے لئے کثرت سے دعائیں کریں ۔ اپنے اپنے علاقہ میں پھر کر کوشش کریں اور حالات سے ضرور مجھے اطلاع دیتے رہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

تحریک وقف عارضی اس ہدایت پر عمل کا بہت اعلیٰ ذریعہ ہے ۔ کہ اس پر عمل کسی منظم ذریعہ سے ہی ہو سکتا تھا اور ہم اللہ تعالیٰ کے خاص طور پر شکر گزار ہیں کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس نہایت مفید تحریک کو جاری کروا کر ہماری فلاح کا موقعہ میسر فرمایا ہے"

تقریب شادی

۱۱ر اخاء ۱۳۴۶ھش مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز سوموار مکرم محمد نعیم صاحب اطہر ابن محترم قاری محمد امین صاحب اور عزیزہ طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب مقیم لنڈن کی تقریب شادی عمل میں آئی ۔

عزیزہ طیبہ بشریٰ کی تقریب رخصتانہ اسی روز پونے پانچ بجے شام دار الصدر غربی ب میں عمل میں آئی ۔ اگلے روز مورخہ ۱۲ر اخاء بعد نماز ظہر محترم قاری محمد امین صاحب نے اپنے مکان واقع دار الصدر غربی ب پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد و دیگر بزرگان و احباب نے کثرت سے شرکت کی۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ کا وارث بنائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

لبوب کبیر

گردے کو گرم کرنے والا ۔ شانہ کو طاقت دینے والا ۔ بدن کو فربہ اور نشاط آور رکھنے والا ٹانک ہے ۔ بوڑھوں کو جوان بنانے کیلئے ضروری ہے ۔ اسے مہیا کرتا ہے ۔ قیمت اکیاون پندرہ تولہ پندرہ روپے -/۱۵

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

واقفین وقف عارضی کی فہرست

(قسط)

۳۶۳۲ - مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی - ربوہ
۳۶۳۳ - رر محمد احمد صاحب - چنیوٹ
۳۶۳۴ - رر ماسٹر احمد دین صاحب چک ایم بی - ضلع سرگودھا
۳۶۳۵ - رر محمد اسلم صاحب - چاہ سرور والا - ضلع سرگودھا
۳۶۳۶ - رر حافظ نور جمال صاحب اروڑہ - ضلع سرگودھا
۳۶۳۷ - رر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ
۳۶۳۸ - رر ذوالکفل صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۶۳۹ - رر محمد اجمل صاحب ربوہ
۳۶۴۰ - رر عبدالقدیر صاحب سندھی - جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۶۴۱ - رر محمد ہادی صاحب ربوہ
۳۶۴۲ - رر مشتاق احمد صاحب ربوہ
۳۶۴۳ - رر ایس صدیق احمد خان صاحب - سرائے نورنگ ضلع بنوں
۳۶۴۴ - رر مبارک احمد صاحب - جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۶۴۵ - رر ایوب اقبال احمد صاحب - لوہیری والہ - ضلع گوجرانوالہ
۳۶۴۶ - رر محمد اسلم صاحب - ربوہ
۳۶۴۷ - رر رانا عبدالحمید صاحب ربوہ
۳۶۴۸ - رر منور احمد خان صاحب - ربوہ
۳۶۴۹ - رر محمد اسلم صاحب راشد - ربوہ
۳۶۵۰ - رر چوہدری بشیر احمد صاحب - چک ۵۵ گ ب - ضلع لائلپور
۳۶۵۱ - رر چراغ الدین صاحب چک ۵۵ گ ب - ضلع لائلپور
۳۶۵۲ - رر عبدالمالک صاحب - ربوہ
۳۶۵۳ - رر محمد افضال صاحب اظہر - ربوہ
۳۶۵۴ - رر مولوی خدا بخش صاحب - گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور
۳۶۵۵ - رر نذیر احمد صاحب - چک ۲۹۷ ج ب - ضلع لائلپور
۳۶۵۶ - رر چوہدری اسماعیل صاحب - چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال - ضلع لائلپور
۳۶۵۷ - رر اسداللہ صاحب چیمہ - لائلپور
۳۶۵۸ - رر محمد انور خان صاحب - چک ۱۹۷ کانور والا - ضلع جھنگ
۳۶۵۹ - رر اللہ وسایا صاحب موضع چوروالہ کوٹ ہیبت خان ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۶۶۰ - رر چوہدری خان محمد صاحب - چک ۲۲ شمالی - ضلع سرگودھا
۳۶۶۱ - رر حامد کریم صاحب - لائلپور شہر
۳۶۶۲ - رر منور اقبال صاحب - لیہ - ضلع مظفر گڑھ
۳۶۶۳ - رر محمود احمد صاحب ماسٹر چک ۸ شمالی - ضلع سرگودھا
۳۶۶۴ - رر حاجی عبدالقادر صاحب مدرس - حاجی کانہ - ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۶۶۵ - رر عبدالحفیظ صاحب شیر - رتیڑہ - ضلع رر رر
۳۶۶۶ - رر الٰہی بخش صاحب - بستی سہرانی رر رر رر
۳۶۶۷ - رر ماسٹر کمال الدین صاحب - ہلو کے - ضلع سیالکوٹ
۳۶۶۸ - رر ظہور احمد صاحب - صاد بھنڈیار - ضلع سیالکوٹ
۳۶۶۹ - رر محمد اسماعیل صاحب منیر جامعہ احمدیہ ربوہ
۳۶۷۰ - رر نصراللہ خان صاحب - ڈھولن آباد - میرپور خاص
۳۶۷۱ - رر سلطان احمد صاحب - کنری - ضلع تھرپارکر
۳۶۷۲ - رر مختار احمد صاحب رر رر
۳۶۷۳ - رر عزیز احمد صاحب نورنگر فارم - ضلع تھرپارکر
۳۶۷۴ - رر حافظ علم دین صاحب - ربوہ
۳۶۷۵ - رر چوہدری محمد شریف صاحب [illegible] کینٹ
۳۶۷۶ - رر محمد اقبال صاحب - ربوہ
۳۶۷۷ - رر ممتاز احمد صاحب نوکوٹ - ضلع تھرپارکر
۳۶۷۸ - رر نثار احمد صاحب - احمد آباد - ضلع تھرپارکر

ہدایات و سکیم شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(۱) ہر چیز پر مضبوط دھاگے سے چٹ لگائی جائے اور چٹ پر شہر کا نام لکھا ہو
(۲) شہر کے نام کے علاوہ چٹ پر فہرست کے نمبر کے مطابق نمبر درج ہو۔
(۳) فہرست میں ہر چیز کے سامنے فقط لاگت لگائی جائے۔ منافع اپنی طرف سے درج نہ کریں۔
(۴) سامان کی تین فہرستیں رجسٹر سائز کاغذ پر تیار کر کے ساتھ لائی جائیں
(۵) وقف سامان ضرور ساتھ ہو۔ اور وقف بہترین چیز ہونی چاہیئے۔
(۶) مندرجہ ذیل سلائی پر اول دوم سوم آنے والی بہنوں کو انعامات دیئے جائینگے اونی کام۔ ہاتھ کی کڑھائی۔ مشین کی کڑھائی۔ نٹنگ۔ اپلیک ورک ہاتھ کا۔ دسوتی کا کام۔ کروشیا۔ سندھی کڑھائی۔ (کوئی خاص خوبصورت چیز یا نفیس کڑھائی میں دو انعام ہونگے مختلف ٹانکوں پر)
(۷) لجنات کو اس شعبہ میں اول دوم سوم قرار دینے کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائیگا۔
(۱) آمد کے لحاظ سے اول دوم سوم
(۲) کام ممبرات کے ہاتھ کا بنایا ہوا ہو صدر لجنہ مقامی کی تصدیق ساتھ ہو
(۳) زیادہ سے زیادہ سامان وقف کیا جائے۔
(۴) سامان اچھا ہو مگر تحریک جدید کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔ بہت قیمتی نہ ہو۔
(۸) انعامات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیئے جائینگے اور سندیں اجتماع کے موقعہ پر دی جائیں گی۔
(۹) جلسہ سالانہ سے جتنے روز پہلے ہو سکے۔ سامان ربوہ بھجوا دیا جائے۔ اور جلسہ سے ایک روز پہلے مغرب تک سامان پہنچنا بہت ضروری ہے۔ دیر سے آنے والی مقابلہ میں نہ آ سکیں گی۔
(۱۰) ہر لجنہ اپنے اپنے شہر کے نام کا بورڈ اپنے ہمراہ ضرور لائے۔
(۱۱) آمد بڑھانے کے لئے ہر لجنہ اپنے شہر کی مصنوعات لانے کی کوشش کرے مگر اس صورت میں دکانداروں سے یہ بات کر لیں کہ جو سامان بچ جائیگا واپس کر لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ انعامی مقابلہ میں آنے والی کوئی چیز بازار سے نہ خریدی جائے اور اس سلائی پر صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں کے ساتھ بنانے والی کا نام ضرور ہو تا کہ اس ممبر کو انعام دیا جائے۔ بازار سے صرف شہر کی خاص مصنوعات برائے فروخت لائی جا سکتی ہیں۔

(سیکرٹری نمائش)

خدام الاحمدیہ کے لئے ایک ضروری اعلان

کسی قسم کا لٹریچر شائع کرنے سے قبل مہتمم اشاعت سے منظوری حاصل کی جائے۔ اشتہارات کے سلسلہ میں بھی معلوم کیا جائے کہ ان کی اشاعت مناسب ہے کہ نہیں؟۔

امین اللہ سالک
مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳۶۷۹ - مکرم مقصود احمد صاحب - محمد آباد - ضلع تھرپارکر
۳۶۸۰ - رر سید خالد احمد صاحب - ربوہ - ضلع جھنگ
۳۶۸۱ - رر محمد شریف صاحب - چک ۱۹۵ جھانوالہ - ضلع تھرپارکر
۳۶۸۲ - رر مولوی کرم الٰہی صاحب - ناصر آباد اسٹیٹ - ضلع تھرپارکر
۳۶۸۳ - رر چوہدری نصیر احمد صاحب - کالونی - بنی سرروڈ - ضلع تھرپارکر
۳۶۸۴ - رر محمد ابراہیم صاحب چک ۲۰ گگی - ضلع جھنگ
۳۶۸۵ - رر محمد دین صاحب ناز - ربوہ
۳۶۸۶ - رر حسن بصری صاحب - جامعہ احمدیہ - ربوہ
۳۶۸۷ - رر رحیم بخش صاحب - میرپور خاص (سندھ)
۳۶۸۸ - رر عبدالعزیز صاحب چک ۲۰ الف - ضلع تھرپارکر
۳۶۸۹ - رر ماسٹر مولا بخش صاحب محمد آباد - ضلع تھرپارکر
۳۶۹۰ - رر مستری محمد حنیف صاحب - محمد آباد اسٹیٹ - ضلع تھرپارکر (باقی)

68

۱۹۶۸ء انسانی حقوق کا بین الاقوامی سال

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۸ء کو اتفاق رائے کے ساتھ انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔ اور اعلان میں کہا۔ کہ وہ تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے کامیابیوں کا ایک مشترک معیار ہے اس وقت کے بعد سے وہ منشور، جس کا ترجمہ ساٹھ سے زیادہ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اچھی طرح مشتہر کیا گیا ہے اور ساری دُنیا میں اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ اس کا اثر برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی منزل میں بین الاقوامی معیارات اور اغراض و مقاصد معین کرنے کے لئے اس کو اولین قدم کہا جاتا ہے یہ منزل ایسی ہے جس کے بارے میں اقوام متحدہ کے چارٹر نے پُر زور الفاظ میں طے کر دیا ہے کہ وہ بین الاقوامی غور و فکر اور ذمہ داری کا معاملہ ہے۔

انسانی حقوق کا بین الاقوامی سال منانے کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ انسانی حقوق سے متعلق بین الاقوامی ضابطوں پر دستخط کرنے اور ان کی توثیق کرنے کے سلسلے میں کوششوں کی رفتار دوگنی ہو جائے۔ نیز یہ کہ ان اصولوں کو قومی قوانین کے تحت ایسے قاعدوں میں سمو دیا جائے۔ جن کی تعمیل متاثر لازمی ہو اسی موضوع کے سلسلہ میں جنرل اسمبلی نے ممبر ملکوں کو دعوت دی۔ کہ وہ ۱۹۶۸ء کے دوران میں وہ اپنے قومی آئین اور انسانی حقوق کی حفاظت دینے والے طریقوں پر تبصرہ کریں کہ وہ انسانی حقوق کی عالمی منشور اور اقوام متحدہ کی دوسری دستاویزات کے معیاروں پر کس حد تک پورے اترتے ہیں نیز یہ کہ وہ نئے آئین بنائیں یا موجودہ آئین میں اس اعتبار سے ترمیم کریں کہ وہ منشور کے معیاروں کے عین مطابق ہو جائیں یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو ایک حقیقت بنانے میں قانون کی اثر پذیری کی حدود معین ہوتی ہیں ممبر ملکوں اور دوسرے اداروں پر بھی زور ڈالا گیا کہ وہ تعلیم کا ایک مربوط پروگرام شروع کریں جو انسانی حقوق کے موضوع پر بہت سے لوگوں کے انداز فکر میں ندرت پیدا کر دے۔ ان مخصوص اقدامات کے علاوہ ممبر ملکوں اور اداروں کو دعوت دی گئی کہ وہ بین الاقوامی سال کی حمایت میں سرکاری طور پر تقریبات منانے کی مناسب تدابیر پر غور کریں۔ آخر میں جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ انسانی حقوق کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔ تاکہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی منظوری کے بعد سے اب تک کی ترقیوں پر تبصرہ کیا جا سکے، ان طریقوں کی اثر پذیری کی جانچ پڑتال ہو سکے جو اقوام متحدہ نے اختیار کئے ہیں اور ۱۹۶۸ء کے دوران میں مزید اقدامات کے پروگرام مرتب کئے جا سکیں۔

بین الاقوامی سال کی سب سے بڑی تقریب انسانی حقوق کی بین الاقوامی کانفرنس تھی جو ایران کے صدر مقام تہران میں اسی سال ۲۲ر اپریل سے ۱۳ر مئی تک منعقد ہوئی اور اب اقوام متحدہ کے مناسب اعضا اس کی منظور کردہ سفارشات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جنرل اسمبلی کی اس درخواست پر بھی ہر جگہ اچھی طرح عمل کیا گیا کہ ۱۹۶۸ء کے دوران میں انسانی حقوق سے متعلق کارروائیوں کی رفتار کو تیز تر کر دیا جائے۔ اقوام متحدہ، اس کے ممبر ملکوں، مخصوص اداروں، علاقائی، بین الحکومتی اداروں نے ۱۹۶۸ء سے قبل جو وسیع پیمانے پر سرگرمیاں دکھائی تھیں ان کا ذکر سیکرٹری جنرل نے ایک رپورٹ کی صورت میں کیا ہے جو جنرل اسمبلی کے بائیسویں اجلاس میں پیش کی گئی تھی۔ ایک اور رپورٹ ۱۹۶۸ء کے اجلاس میں پیش ہو رہی ہے آخر رپورٹ ۱۹۶۹ء کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

بہت سے ملکوں میں اور بہت سے اداروں کی طرف سے انسانی حقوق کے بین الاقوامی سال کے ضمن میں آخری کوشش ۲۴ر اکتوبر کو یوم اقوام متحدہ اور ۱۰ر دسمبر کو یوم حقوق انسانی کے درمیان عمل میں آئیں گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان تمام سرگرمیوں سے آئندہ زمانے میں ایک نیا جوش و ولولہ پیدا ہوگا۔ اور کوششوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور یہ کہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے اصول تمام قوموں اور بین الاقوامی جمعیت کی زندگی میں ایک گہرا رنگ جما ئیں گے

اعلانِ نکاح

مورخہ یکم نومبر کو مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ شمیم بشریٰ بی اے بی ایڈ بنت مکرم محمد یوسف خان صاحب بی اے بی ایم اے کا نکاح ہمراہ مکرم لطیف احمد صاحب ظفر ایم۔ اے ابن محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ شمیم بشریٰ عزیزہ لوپر کے مکرم محمد یٰسین خان صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری ظہور الدین صاحب بسنوری کی نواسی ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شبیر احمد۔ ربوہ)

امانت تحریک جدید

اور

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ یہ چندہ میں دیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گا۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں "

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

میرے برادر نسبتی عبدالسلام صاحب نصرت کا ۵ر نومبر ۱۹۶۸ء بروز منگل سات بجے شب کراچی میں کار میں جاتے ہوئے بس سے ایکسیڈنٹ ہو گیا جس میں ان کی بائیں بازو ٹوٹ گیا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حبیب احمد نسیم کراچی)

دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۶/ روپے

ربوہ میں قومی سطح پر منعقد ہونے والے عظیم الشان مقابلوں میں

پاکستان ایئرفورس نے نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

فائنل میں آرمی اور ایئرفورس کی ٹیموں کے درمیان ولولہ انگیز مقابلہ

جونیئر سیکشن میں لاہور ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن علی الترتیب چیمپئن اور رنر اپ رہے۔

ایئرکموڈور ظفر چوہدری اسٹیشن کمانڈر سرگودھا نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے

ربوہ ۔۔۔ سرگودھا ڈویژن امیچر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ربوہ میں قومی سطح پر منعقد ہونے والے عظیم الشان مقابلوں میں ۱۶؍ نومبر کو پاکستان ایئرفورس کی ٹیم نے فائنل میں آرمی کی مضبوط اور طاقتور ٹیم کو ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۳ پوائنٹس سے شکست دے کر پندرھویں نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی۔ ایئرفورس کے کھلاڑیوں نے آخری نصف حصۂ کھیل میں ایکا ایکی کمال چابکدستی کا مظاہرہ کرکے کھیل کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔

سکول سیکشن کے فائنل میں لاہور ڈویژن نے سرگودھا ڈویژن کے ۲۶ کے مقابلہ میں ۴۳ پوائنٹس بنا کر اپنا چیمپئن شپ کا سابقہ اعزاز برقرار رکھا۔ فائنل مقابلوں کے اختتام پر اس روز کے مہمان خصوصی ایئرکموڈور ظفر چوہدری اسٹیشن کمانڈر سرگودھا نے اعزاز حاصل کرنے والی ٹیموں اور بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کرنے والے نامور کھلاڑیوں میں ٹرافیز، اسناد اور انفرادی انعامات تقسیم کئے۔ پاکستان امیچر باسکٹ بال فیڈریشن کے صدر جناب امان اللہ ظفر سیکرٹری جناب زاہد مرزا۔ ڈائریکٹر جناب پروفیسر غلام صادق بعض دیگر عہدیدار نیز سرگودھا ڈویژن امیچر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے متعدد سربرآوردہ احباب تحصیل چنیوٹ کے مقامی حکام اور باسکٹ بال کے بہت سے شائقین نے بیرون جات سے ربوہ آکر فائنل مقابلے دیکھے۔

بلند پایہ اور معیاری کھیل کا مظاہرہ

پندرھویں نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ کے ان عظیم الشان مقابلوں میں جو یہاں بے پناہ قومی جذبہ کی آئینہ دار پرشکوہ روایات کے ساتھ ۱۰ نومبر سے ۱۶؍ نومبر تک جاری رہے ملک کی کئی نامور اور چیدہ ٹیموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس طرح انہوں نے بلند پایہ اور معیاری کھیل کا مظاہرہ کرکے باسکٹ بال کو فروغ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آرمی کی چاق و چوبند نیز مشاق اور اپنے فن میں طاق ٹیم فائنل مقابلہ کے آخری نصف حصۂ کھیل کے سوا اوّل سے آخر تک پندرھویں نیشنل چیمپئن شپ پر چھائی رہی۔ لیکن وہ فائنل میں نہایت شاندار آغاز کے باوجود اپنے شاندار انجام سے ہمکنار نہ ہو سکی بلکہ اس سے ایئرفورس کی ٹیم چیمپئن شپ کے اختتامی میچ میں آرمی پر بالادستی حاصل نہ کر سکنے کے باوجود دوسروں پر سبقت لے جا کر بالآخر فائنل میں آرمی پر بھی سبقت لے گئی۔ اور اس طرح خاص طور پر آخری وقت میں کمال مہارت اور چابکدستی کا مظاہرہ کرنے پر چیمپئن شپ کی مستحق قرار پائی۔ پولیس اور لاہور ڈویژن کی ٹیمیں بھی اپنی اپنی جگہ اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کرنے میں کامیاب رہیں۔ کراچی کا کھیل بھی کچھ کم قابل ستائش نہ تھا۔ پی ڈبلیو آر کا جو آٹھ سال سے نیشنل چیمپئن چلے آرہے تھے اس دفعہ قسمت نے ساتھ نہ دیا۔ ابتداء میں کھیلے جانے والے سارے ہی میچ جیت لینے کے باوجود ریلوے والے سیمی فائنل میں گزشتہ سال کے رنر اپ یعنی پی اے ایف کے سامنے نہ جم سکے۔ فتح و شکست سے ماورا یہ امر اب بھی مسلم ہے کہ وہ بہتر کارکردگی کی صلاحیت سے بہرہ ور ہیں۔ مشرقی پاکستان کے کھلاڑیوں نے بھی بعض ولولہ انگیز میچوں میں بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کرکے شائقین سے کچھ کم داد وصول نہیں کی۔ پھر سینئر اور جونیئر سیکشنوں میں سرگودھا ڈویژن کی دونوں ٹیمیں اگرچہ معرکہ تو نہ مار سکیں لیکن اچھے کھیل کا مظاہرہ کرنے میں کامیاب رہیں۔ جونیئر سیکشن میں فائنل کے سوا اس میں میدان بجا طور پر گزشتہ سال کے چیمپئن لاہور ڈویژن کے ہاتھ ہی رہا۔ سرگودھا ڈویژن کو باقی تمام ڈویژنوں پر بالادستی حاصل رہی اور سیمی فائنل میں گزشتہ سال کے رنر اپ سے بازی لے جا کر اس نے امسال خود رنر اپ رہنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی طرح سینئر سیکشن میں سرگودھا ڈویژن کی کارکردگی بھی کچھ کم نمایاں نہ تھی انہوں نے دو ڈویژنل ٹیموں کو ان سے بہت زیادہ سکور کرکے شکست دی اور خود پی اے ایف ایسی نامی گرامی ٹیم سے صرف ۸ پوائنٹ پر شکست کھائی۔ الغرض پندرھویں نیشنل چیمپئن شپ کے یادگار موقع پر ملک کی چیدہ ٹیموں اور نامور کھلاڑیوں (جن میں متعدد انٹرنیشنل کھلاڑی بھی شامل تھے) نے بلند پایہ اور معیاری کھیل کا مظاہرہ کرکے تماشائیوں کو بہت محظوظ کیا اور ان سے خوب ہی داد وصول کی۔

چیمپئن شپ کا آخری دن

آخری روز جونیئر اور سینئر سیکشن کے فائنل میچوں کے علاوہ تیسری پوزیشن کے فیصلہ کے لئے بوقت سہ پہر مغربی پاکستان پولیس اور پاکستان ویسٹرن ریلوے کے درمیان ایک زوردار میچ ہوا۔ یہ میچ پولیس نے ۱۰۰ کے مقابلے میں ۱۰۱ پوائنٹس سے جیتا۔

ریلوے کے انٹرنیشنل کھلاڑی سید جاوید حسن نے جنہیں اپنی ٹیم میں کلیدی پوزیشن حاصل ہے اس میچ میں حصہ نہیں لیا۔ پہلے ہاف میں پولیس کے ۴۰ کے مقابلہ میں ریلوے کے صرف ۲۴ پوائنٹس تھے۔ بعد میں ریلوے نے بڑی دلیری سے جان لڑا کر مقابلہ کیا اور بالآخر صرف ایک پوائنٹ کی کمی کے باعث میدان نہ مار سکی اور میدان پولیس کے ہاتھ رہا۔

فائنل مقابلہ

سینئر سیکشن کا فائنل میچ جو آرمی اور پی اے ایف کے مابین کھیلا گیا اپنی مخصوص نوعیت کی وجہ سے بہت ولولہ انگیز ثابت ہوا۔ کھیل کے آغاز میں آرمی چھائی ہوئی تھی جب کہ پہلے پندرہ منٹ کے اندر ان کا سکور علی الترتیب ۲۵ - ۱۱ تھا۔ کھیل کی رفتار سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ آرمی کے مقابلہ میں پی اے ایف کی دال نہ گل سکے گی۔ ان کے نامی کھلاڑیوں بشیر، ٹائٹس اور خالد کے شاٹ بھی خطا جا رہے تھے۔ لیکن درمیانی وقفہ کے بعد پی اے ایف کے پاؤں جمنے اور کھیل کا پانسہ پلٹتا چلا گیا حتیٰ کہ دونوں کا سکور (۴۲-۴۲) برابر ہو گیا۔ اس موقع پر دونوں ٹیموں اور میچ دیکھنے والے شائقین کا جوش و خروش اپنی انتہا کو جا پہنچا۔ آخر وقت میں ایئرفورس کے بشیر اور رشید نے اپنے حریفوں کے بالمقابل برق رفتاری سے تڑ کی تڑ پوائنٹس سکور کرکے ان پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور بالآخر ۵ پوائنٹس زیادہ سکور کرکے میدان مار لیا۔ وقت ختم ہونے پر ۱۱ اور ۲۵ کے ابتدائی سکور کے بالمقابل ان کا سکور ۵۳ اور ۴۸ تھا۔ اس طرح اس ولولہ انگیز میچ میں جاندار مقابلہ کے بعد پندرھویں نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ کا اعزاز پاکستان ایئرفورس کے حصہ میں آیا اور آرمی کی ٹیم کو رنر اپ کے اعزاز پر اکتفا کرنا پڑا۔ دونوں ٹیموں کا انفرادی سکور درج ذیل ہے۔

ایئرفورس: بشیر ۲۸ - رشید ۱۰ - یوسف ۶ ٹائٹس ۴ - مالک ۳ - خالد ۲۔

آرمی: بشیر ۱۱ - انور ۱۰ - جمشید ۹ - گل خان ۹ افضل ۷ - زرخان ۲ -

تقسیم انعامات

بعدہٗ تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد چیمپئن شپ کے آرگنائزنگ سیکرٹری جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے مختصر رپورٹ کے دوران پاکستان امیچر پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اور سرگودھا ڈویژن امیچر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے عہدیداران، جملہ ٹیموں اور کھلاڑیوں نیز ریفری صاحبان اور تمام دیگر اصحاب کا جنہوں نے پندرھویں نیشنل چیمپئن شپ کو کامیاب بنانے میں ان کا ہاتھ بٹایا، شکریہ ادا کیا۔

پھر مہمان خصوصی ایئرکموڈور ظفر چوہدری نے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد بہت دلچسپ اور شگفتہ انداز میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے چیمپئن شپ کے کامیاب انعقاد پر منتظمین کھلاڑیوں اور ٹیموں کو مبارکباد دی نیز آپ نے پاکستان میں باسکٹ بال کو اور زیادہ فروغ دے کر اسے بین الاقوامی معیار کی سطح پر لانے کی اہمیت پر زور دیا۔

آخر میں جناب میاں محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چیئرمین سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اس طرح پندرھویں نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔